جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النساء

(۳)

(گزشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا، وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا، وَاكْسُوْهُمْ، وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾ وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغُوا

اور (یتیم اگر ابھی نادان اور بے سمجھ ہوں تو) اپنا وہ مال جس کو اللہ نے تمھارے لیے قیام و بقا کا ذریعہ بنایا ہے، اِن بے سمجھوں کے حوالے نہ کرو۔[۱۲] ہاں، اِس سے فراغت کے ساتھ اُن کو کھلاؤ، پہناؤ[۱۳] اور اُن سے بھلائی کی بات کرو۔ اور نکاح کی عمر کو پہنچنے تک اُنھیں جانچتے رہو،[۱۴] پھر اگر اُن کے اندر اہلیت پاؤ تو

[۱۲] اس سے واضح ہے کہ حقوق ملکیت کے ساتھ خاندانی اور اجتماعی بہبود کا پہلو بھی لازماً ملحوظ رہنا چاہیے، اس لیے کہ کسی شخص کے مال کی بربادی پورے خاندان، بلکہ بعض اوقات پورے معاشرے کے لیے نقصان کا باعث ہو جاتی ہے۔ یتیم کے مال کو اسی بنا پر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے معاشرے کا مال قرار دیا ہے اور ہدایت فرمائی ہے کہ یتیم اگر ابھی نادان اور بے سمجھ ہے تو اس کے سرپرستوں کا فرض ہے کہ اس کا مال اپنی حفاظت اور نگرانی میں رکھیں، اسے ہرگز اس کے حوالے نہ کریں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ وہ اپنا یہ مال جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے قیام و بقا کا ذریعہ بنایا ہے، ضائع کر بیٹھے گا۔

[۱۳] اصل میں 'وارزقوھم فیھا' کے الفاظ آئے ہیں۔ ان میں 'فیھا' کا لفظ اشارہ کرتا ہے کہ یتیموں کے

النِّكَاحَ، فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا، فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ، وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا، وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ، وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ، فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ، فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ، وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٦﴾

اُن کے مال اُن کے حوالے کردو، اور اِس اندیشے سے کہ بڑے ہو جائیں گے، اُن کے مال اڑا کر اور جلد بازی کر کے کھا نہ جاؤ۔ اور (یتیم کا) جو (سرپرست) غنی ہو، اُسے چاہیے کہ (اُس کے مال سے) پرہیز کرے اور جو محتاج ہو، وہ (اپنے حق خدمت کے طور پر) دستور کے مطابق (اُس سے) فائدہ اٹھائے[۱۵]۔ پھر جب اُن کا مال اُن کے حوالے کرنے لگو تو اُس پر گواہ ٹھیرا لو اور (یاد رکھو کہ) حساب کے لیے اللہ کافی ہے[۱۶]۔ ۵-۶

---

www.javedahmadghamidi.com

مال سے ان کی ضروریات فراخ دلی کے ساتھ پوری کی جائیں۔ عربی زبان میں 'ارزقوھم فیھا' کہا جائے تو اس کا مفہوم یہی ہوگا۔ 'فیھا' کے بجائے اس جملے میں 'منھا' ہوتا تو اس کے معنی البتہ، یہ ہوتے کہ ان کو اس میں سے کچھ دے دلا دیا جائے۔

[۱۴] یعنی کوئی چھوٹی یا بڑی ذمہ داری اُن کے سپرد کر کے دیکھتے رہو کہ معاملات کی سوجھ بوجھ اور اپنی ذمہ داریوں کو اٹھانے کی صلاحیت ان کے اندر پیدا ہو رہی ہے یا نہیں۔ اس لیے کہ جنسی بلوغ ہر حال میں عقلی بلوغ کو مستلزم نہیں ہے۔ اس طرح کے تمام معاملات میں یہ چیز لازماً پیش نظر رہنی چاہیے۔

[۱۵] یہ سرپرستوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ اپنی کسی خدمت کے عوض کچھ لینا اگرچہ ممنوع نہیں ہے، تاہم وہ اگر مستغنی ہوں تو بہتر یہی ہے کہ اس سے پرہیز کریں، لیکن غریب ہوں تو یتیم کے مال سے اپنا حق خدمت دستور کے مطابق لے سکتے ہیں۔ استاذ امام امین احسن اصلاحی نے اس کی وضاحت میں لکھا ہے:

> "... دستور کے مطابق سے مراد یہ ہے کہ ذمہ داریوں کی نوعیت، جائداد کی حیثیت، مقامی حالات اور سرپرست کے معیار زندگی کے اعتبار سے وہ فائدہ اٹھانا جو معقولیت کے حدود کے اندر ہو، یہ نوعیت نہ ہو کہ ہر معقول آدمی پر یہ اثر پڑے کہ یتیم کے بالغ ہو جانے کے اندیشے سے اسراف اور جلد بازی کر کے یتیم کی جائداد ہضم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔" (تدبر قرآن ۲/ ۲۵۵)

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ، وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ، مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ، نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۷﴾ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ، فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ، وَقُوْلُوْا لَهُمْ

(تمھارے) ماں باپ اور اقربا جو کچھ چھوڑیں، اُس میں مردوں کا بھی ایک حصہ ہے اور (تمھارے) ماں باپ اور اقربا جو کچھ چھوڑیں، اُس میں عورتوں کا بھی ایک حصہ ہے، خواہ یہ کم ہو یا زیادہ، ایک متعین حصے کے طور پر۔[۱۷] لیکن تقسیم کے موقع پر جب قریبی اعزہ اور یتیم اور مسکین وہاں آ جائیں تو اُس میں سے اُن کو بھی کچھ دے دو اور اُن سے بھلائی کی بات کرو۔[۱۸] اُن لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو

[۱۶] یعنی اس بات کو یاد رکھو کہ ایک دن یہی حساب اللہ تعالیٰ کو بھی دینا ہے اور وہ سمیع و علیم ہے، اس سے کوئی چیز چھپائی نہیں جا سکتی۔

[۱۷] یہ میراث کے ان حصوں کی طرف اشارہ ہے جو آگے کی آیات میں متعین کر دیے گئے ہیں تاکہ انسان جس چیز کا فیصلہ خود کر لینے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس کے بارے میں اسے رہنمائی حاصل ہو جائے اور زور آور وارثوں کے لیے مرنے والے کی تمام املاک اور جائداد سمیٹ کر قبضہ کر لینے کا کوئی موقع بھی باقی نہ رہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

''...اسلام سے پہلے نہ صرف عرب میں، بلکہ ساری دنیا میں یہ حال رہا ہے کہ یتیموں اور عورتوں کا کیا ذکر، تمام کمزور ورثہ زور آور وارثوں کے رحم و کرم پر تھے۔ قرآن نے اس صورت حال کی طرف دوسرے مقام 'وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا' کے الفاظ سے اشارہ فرمایا ہے۔ اس صورت حال کو ختم کر دینے کے لیے قرآن نے تمام وارثوں کے حقوق معین کر دیے۔ مردوں کے بھی، عورتوں کے بھی۔ اوپر کی آیات کی تلاوت کرتا ہوا آدمی جب اس آیت پر پہنچتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ گویا یتیموں کی برکت سے دوسروں کے حقوق معین کرنے کی بھی راہ کھل گئی۔ یعنی جو خود حقوق سے محروم تھے انھوں نے نہ صرف یہ کہ حقوق حاصل کیے، بلکہ ان کی بدولت دوسروں کو بھی حقوق حاصل ہوئے۔ خاص طور پر عورتوں کا ذکر اس طرح آیا ہے گویا پہلی بار ان کو بھی مردوں کے پہلو بہ پہلو حق داروں کی صف میں جگہ ملی اور اپنے والدین و اقربا کے ترکے میں سے، خواہ کم ہو یا زیادہ، ان کا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک معین حصہ فرض کر دیا گیا۔'' (تدبر قرآن ۲/۲۵۶)

[۱۸] یعنی اس سے قطع نظر کہ قانونی لحاظ سے ان کا کوئی حق بنتا ہے یا نہیں، انھیں کچھ دے دلا کر اور ان سے

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿۸﴾ وَلۡيَخۡشَ الَّذِيۡنَ لَوۡ تَرَكُوۡا مِنۡ خَلۡفِهِمۡ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا، خَافُوۡا
عَلَيۡهِمۡ، فَلۡيَتَّقُوا اللّٰهَ، وَلۡيَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ﴿۹﴾
اِنَّ الَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡيَتٰمٰى ظُلۡمًا، اِنَّمَا يَاۡكُلُوۡنَ فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا
وَسَيَصۡلَوۡنَ سَعِيۡرًا ﴿۱۰﴾

اگر اپنے پیچھے ناتواں بچے چھوڑتے تو اُن کے بارے میں اُنھیں بہت کچھ اندیشے ہوتے۔ سو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور (ہر معاملے میں) سیدھی بات کریں۔ ۷-۹

(سنو، خبردار رہو)، یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ کی بھڑکتی آگ میں پڑیں گے۔ ۱۰

بھلائی کی بات کر کے رخصت کرنا چاہیے اور اس طرح کے موقعوں پر چھوٹے دل کے کم ظرف لوگ جس طرح کی باتیں کیا کرتے ہیں، اس طرح کی کوئی بات نہیں ہونی چاہیے۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net